شانِ اولیا
آیات و احادیث کی روشنی میں
از مفتی محمد ریاض الدین حسن قادری
باہتمام: دار العلوم مدینۃ الاسلام
ناشر
مجلس اصحاب قلم کولکاتا

بیادگار: حضور جلالۃ الارشاد الحاج الشاہ محمد نمازی تیغی قادری علیہ الرحمۃ

شان اولیا

آیات واحادیث کی روشنی میں

از

مفتی محمد ریاض الدین حسن تیغی قادری

باہتمام

دارالعلوم مدینۃ الاسلام، شاہی، ضلع ہنٹر گنج (جھارکھنڈ)

ناشر: مجلس اصحاب قلم

نوری مسجد، تلجلا روڈ، کولکاتا- ۴۶

نام کتاب	:	شان اولیا-آیات واحادیث کی روشنی میں
تالیف	:	مفتی محمد ریاض الدین حسن تیغی قادری
باہتمام	:	دار العلوم مدینۃ الاسلام، شاہی، ہنٹر گنج، ضلع چترا (جھارکھنڈ)
نظر ثانی	:	مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی
پروف ریڈنگ	:	مفتی محمد حسان رضا تیغی مصباحی
بموقع	:	۲۷ ویں سالانہ انوار رضا کانفرنس وجشن دستار بندی ۱۸/ شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ /۱۱/ مارچ ۲۰۲۳ء
سن طباعت	:	۱۴۴۴ھ / ۲۰۲۳ء
صفحات	:	۴۰
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	۱۰۰

For Contact:

JAMIA ABDULLAH BIN MASOOD, Gharib Nawaz Masjid,
92,West Chowbhaga, Gulshan Colony, Kolkata- 700 100
Mobile: 9433295643,7003992205 | www.jabm.co.in
E-mail:jamia092@gmail.com|maqalam095@gmail.com

شرف انتساب

اللہ تعالیٰ کے محبوب وبرگزیدہ،
ان لاتعداد اولیاء اللہ کی ارواح مقدسہ
کی بارگاہوں میں،
اپنی اس ٹوٹی پھوٹی حقیر علمی کاوش کا
گلدستۂ عقیدت ومحبت پیش کرتا ہوں،
جو آسمان ولایت محبوبیت پر آفتاب وماہتاب
اور درخشندہ ستارہ بن کر چمک رہے ہیں
اور اپنے نورانی فیوض وبرکات کے جلووں سے
ہمارے قلب وروح کو زندگی
اور فکر ونظر کو تابندگی بخش رہے ہیں۔
ربنا تقبل منا إنك انت السميع العليم

خاکپاے اولیا
(مفتی) محمد ریاض الدین حسن تیغی قادری
ابن محمد انعام الحق تیغی قادری
ساکن بشرام پور، امام گنج، ضلع گیا (بہار)

عرض حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم... اما بعد!

عرصہ دراز سے اس فقیر قادری کی (جو عقیدۃً وعملاً سنی، حنفی اور مشرباً تیغی، قادری ہے) تمنا تھی کہ بحیثیت ناقل اولیاء اللہ کی شان وعظمت پر ایک ایسا کتابچہ ترتیب دوں جو فہم وادراک والفاظ ومعانی اور صفحات کے اعتبار سے سہل اور مختصر ہو۔ تاکہ گمراہ فرقے جنھوں نے اسلام کا چولا پہن کر اہل اسلام کے عقائد ونظریات جو قرآن وحدیث اور عمل صحابہ کرام سے ثابت ہیں، جن سے اللہ والوں کی شان اور ان کے خدا داد اختیارات وتصرفات روز روشن کی طرح عیاں ہوتے ہیں، ان سے لوگوں کو دور کرنے کی شب وروز انتھک کوشش کر رہے ہیں، اور بہت سے بھولے بھالے مسلمان، ان گمراہ فرقوں کی باتوں میں آکر، اللہ کے برگزیدہ بندوں سے دشمنی وعداوت مول لیتے ہیں، اور اپنی دنیا وآخرت کو تباہ وبرباد کر لیتے ہیں۔ جب کہ حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔“

لہٰذا عوام وخواص کے استفادے کے لیے، یہ کام مجھ جیسے ناقص طالب علم کے لیے آسان نہ تھا، مگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عنایتوں اور پیر ومرشد کی دعاؤں نے، آسان کر دیا۔ قلیل مدت میں حسین وجمیل مجموعہ بنام ”شان اولیاء-آیات واحادیث کی روشنی میں“ ترتیب پایا۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے پیارے نبی ﷺ اور غوث وخواجہ ورضا و سرکار سرکانہی کے صدقے وطفیل ہمیں اور ہمارے اساتذہ کرام، والدین، بھائیوں، احباب ومتعلقین اور تمام سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے اور اس کتابچہ کو ہم سب کے لیے آخرت میں بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

سگ بارگاہ اولیا

[۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۴ھ/ مطابق ۱/ دسمبر ۲۰۲۲ء] (مفتی) محمد ریاض الدین حسن تیغی قادری

تقریب

از- حضرت علامہ محمد شہباز احمد پوکھریروی مصباحی، ناظم تعلیمات جامعہ عبداللہ بن مسعود، کولکاتا

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم... امابعد!

زیر نظر رسالہ "شانِ اولیا: آیات واحادیث کی روشنی میں" مولانا مفتی محمد ریاض الدین حسن مجاہدی قادری کی ایک بہترین کاوش ہے۔ موصوف نے اولیاے کرام کے فضائل و مناقب پر اچھا خاصا مواد جمع کیا ہے۔ قرآنی آیات، احادیث رسول ﷺ اور اقوال سلف کے ذریعے اولیاے کرام کی عظمت و رفعت کو ثابت کیا ہے۔ زبان سادہ اور عام فہم ہے۔ آج کے پُرفتن دور میں جب کہ اولیاے کرام کی کرامات و تصرفات پر طرح طرح سے اعتراضات کیے جارہے ہیں، اس رسالے میں ان کے شافی جوابات بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں دیے گئے ہیں۔

اخیر میں علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ کی کتاب سے اخذ کر کے اولیاے کرام کی قسموں کو واضح کیا ہے۔ استمداد باالاولیاء کے حوالے سے ٹھوس دلائل شامل کر لیے جاتے تو اور بہتر ہوتا۔ ویسے یہ اپنے موضوع پر ایک بہترین رسالہ ہے۔

مجھے امید ہے کہ اس رسالے سے عوام و خواص مستفید ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

فقط

محمد شہباز احمد پوکھریروی مصباحی
ناظم تعلیمات جامعہ عبداللہ بن مسعود
گلشن کالونی، کولکاتا-۱۰۰

۱ر شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ
۲۲ر فروری ۲۰۲۳ء، بروز منگل

تقریظ جلیل

از علامہ معراج احمد برکاتی، استاد مدرسہ اہل سنت فیض الرسول، شیب پور، ہوڑہ، ویسٹ بنگال

حامدا و مصلیا و مسلما امابعد!

زیر نظر کتاب ''شان اولیا: آیات واحادیث کی روشنی میں'' فقیر برکاتی نے سبقا سبقا جدا جدا مقامات سے مطالعہ کیا تو اسے خوب سے خوب تر پایا۔ اچھوتے مضامین سے لبریز یہ شاہکار دوائے قلب سلیم، شفائے صدر سقیم، مبشر جنات نعیم ثابت ہو گا۔ ان شاءاللہ العزیز۔

مؤلف کتاب حضرت مولانا مفتی محمد ریاض الدین حسن قادری صاحب قبلہ کا مدرسہ مدینۃ الاسلام شاہی، ضلع چترا (جھارکھنڈ) کے لیے انتخاب، حضرت مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی سربراہ اعلیٰ جامعہ عبداللہ بن مسعود نے کیا تھا۔ جو گزرتے وقت کے ساتھ درست ثابت ہوا اور محلہ شاہی کے لیے تریاق۔

حضرت والا کی کاوش سراہے جانے کے لائق ہے، چاہے تعلیمی میدان ہو یا تصنیفی رزم گاہ بہر دو محاذ پر ایک کامیاب جرنیل اور بامراد معلم و منتظم اور مؤلف کی حیثیت سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔ یقیناً اس دور پر فتن میں ایسی خوبیوں سے آراستہ، بالغ نظر، حساس طبع، دور بیں اور دور اندیش ہستی کا متحرک اور فعال ہونا، جماعت اہل سنت کے لیے ایک عظیم سرمایہ ہے۔

یہ معروضات صرف خیالی نہیں بلکہ قاشہائے دل کا خزینہ ہیں، جسے میں نے قلم بند کیا ہے۔ ضرور بالضرور مستقبل میں بھی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں جن پر حضرت موصوف کھرا اترنے کی بے باک سعی فرمائیں گے۔ اور یہ زریں سلسلہ تاحیات اسی طرح جاری وساری رہے گا۔

فقط

معراج احمد برکاتی
خادم التدریس مدرسہ اہل سنت فیض الرسول
قاضی پاڑہ، شیب پور ضلع ہوڑہ، ویسٹ بنگال

تاثرگرامی

از- حضرت علامہ غلام نبی عادل رضوی مصباحی
مہتمم وناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ معتبریہ، بشرامپور، امام گنج، ضلع گیا (بہار)

الحمدللہ! میرے محب گرامی حضرت مفتی محمد ریاض الدین حسن قادری کی کتاب بنام شان اولیا: قرآن واحادیث کی روشنی میں، میری نظروں سے گزری، کتاب پڑھ کر میرا دل فرط مسرت سے جھوم اٹھا، اس کتاب کو موصوف نے شب و روز کی محنت شاقہ کے بعد ترتیب دیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ سمجھ میں آئی کہ اس میں قرآن واحادیث کی روشنی میں شان اولیا، مراتب اولیا، اقسام اولیا، اولیاء اللہ کا تقویٰ اور ان کی پرہیزگاری، ان کی خوبیاں، اللہ رب العزت کی طرف سے ان پر انعام واکرام وغیرہ جیسی بہت سی معلوماتی باتیں نہایت عمدگی کے ساتھ، آسان لب ولہجہ میں قلم بند فرمایا ہے۔

انشاءاللہ! یہ کتاب قارئین کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی، جس کے مطالعہ سے عوام اہل سنت کے ایمان وعقیدے مضبوط ہوں گے، اور ان کے دلوں میں بزرگان دین سے سچی محبت پیدا ہوگی۔

مولیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ موصوف کی کاوش کو قبول فرمائے، آمین

غلام نبی عادل مصباحی
مہتمم دارالعلوم قادریہ معتبریہ
بشرام پور، امام گنج، گیا (بہار)

تقدیم

از- پیر طریقت حضرت علامہ مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی

سربراہ اعلیٰ: جامعہ عبداللہ بن مسعود، کولکاتا [و] دارالعلوم قادریہ ضیاے مصطفیٰ، کولکاتا

دارالعلوم مدینۃ الاسلام، شاہی، ہنٹرگنج، چترا [و] دارالعلوم قادریہ معتبریہ، بشرامپور، گیا

زیر نظر رسالہ "شان اولیا: آیات و احادیث کی روشنی میں" عزیز گرامی مفتی محمد ریاض الدین حسن تیغی قادری صاحب کی بالکل تازہ اور نئی کاوش ہے۔ مفتی موصوف نے جامعہ عبداللہ بن مسعود، گلشن کالونی، کولکاتا میں عالمیت کا کورس مکمل کیا۔ پھر دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، اڈیشہ، میں فضیلت کی۔ اس کے بعد جامعہ علی حسن، اترولہ، ضلع بلرامپور میں رہ کر افتا کی تربیت حاصل کی۔ بعد فراغت کسی اچھے ادارے کی تلاش میں تھے، درجات عالیہ تک تعلیم ہوتی ہو۔ اس درمیان حافظ ارشاد صاحب عزیزی، اور مولانا معراج الدین برکاتی کی گزارش پر مدینۃ الاسلام، شاہی، ہنٹرگنج، ضلع چترا، کی نگرانی اور سرپرستی فقیر راقم الحروف کے حوالے کی گئی۔ میں اس کے لیے کسی قابل اور متحرک و فعال مہتمم کی تلاش میں تھا۔ معلوم ہوا کہ مفتی ریاض الدین تیغی جگہ کی تلاش میں ہیں۔ اور یہاں کے لیے موزوں و مناسب رہیں گے۔

لہٰذا میں نے ان سے کہا کہ مدرسہ مدینۃ الاسلام شاہی، کی نظامت اور اہتمام سنبھالنی ہے۔ موصوف نے کہا کہ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ الحمدللہ! جس طرح حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ نے اپنے استاذ محترم حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ کے حکم پر اشرفیہ مبارکپور کی خدمات کو آنکھ بند کر کے قبول فرمالیا۔ اور اپنی پوری حیات مستعار کو اس کے لیے وقف فرمادیا۔ ان کی

سنت پر عمل کرتے ہوئے عزیز موصوف نے فقیر راقم الحروف کی گزارش بسر وچشم قبول فرمایا۔ اور مدرسہ کا سارا نظام اپنے ذمہ لے کرے ۸/ سالوں سے اس کی خدمتیں بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

اس درمیان ان کی انتھک کوشش اور اراکین و منتظمین کی محنت سے مدرسہ کا تعمیری کام ترقی کی طرف گامزن رہا۔ کچھ سالوں کے ناغے کے ساتھ حفظ کی دستار بندی بھی سالانہ جلسے میں ہوتی رہی۔ ملک کے نامی علما کے قدوم بھی آتے رہے، مثلاً مفتی شہباز انور صاحب کانپور، مولانا فاروق احمد خان رضوی (ناگپور)، مفتی دلدار عالم مصباحی (ہوڑہ)، مفتی مظفر حسین مصباحی (گیا)، مفتی افضل حسین رضوی مصباحی (کولکاتا)، مفتی شمشاد عالم رضوی مصباحی (گھوسی)، وغیرہم، اور دیگر شعرا و مشائخ بھی تشریف لاتے رہے۔

ساتھ ہی عزیزی موصوف نے اس اثنا میں کئی کتابیں اور رسالے بھی ترتیب دیے۔ جن کی ایک کڑی "شان اولیا" ہے۔ رسالہ کا مضمون قرآن وحدیث کی آیتوں اور عبارتوں سے مالامال ہے۔ بزرگوں کے اقوال بھی شامل کیے گئے ہیں۔ بزرگوں کی شان کو خداوند قدوس نے بہت بلند فرمایا ہے، مگر عقل کے ٹوروں اور تقدیر کے ماروں کو کچھ نظر نہیں آتا۔ جب آپ اس کتاب کو پڑھیں گے تو آپ کو سمجھ آئے گا کہ رب قدیر نے اپنے محبوبوں اور مقبولوں کو اپنی قدرت کا مظہر بنایا ہے۔ خود خداے پاک عزوجل نے حدیث قدسی میں فرمایا: " میں اپنے مقرب بندے کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، وغیرہ، او کما کمال۔ یعنی اس کے ہاتھ پاؤں، زبان اور کان وغیرہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کے جلوے ہوا کرتے ہیں۔ یہ ہے شان اولیا۔

چوں کہ ولایت، نبوت کا ظل ہوتی ہے اور نبوت الوہیت کا پرتو۔ اسی لیے ولیوں

کی ولایت وکرامت سے انبیاے کرام کی عظمت و سربلندی سمجھ میں آتی ہے اور انبیاو رسل کے معجزات وکمالات سے رب کی قدرت کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔

عزیزی مفتی ریاض الدین حسن تیغی قادری سلمہ نے رسالۂ "شان اولیا" ترتیب دے کر سیدھے سادھے سنی بریلوی جنتی مسلمانوں کے دل و دماغ میں بزرگان دین اور اولیاے کاملین کی محبت و عقیدت راسخ کرنے کی کوشش کی ہے، کیوں کہ جو لوگ اولیاے کرام کے ادب سناش اور عقیدت کیش ہوتے ہیں وہ انبیاو مرسلین کے گستاخ نہیں ہوتے، اور جو انبیاو مرسلین کے گستاخ ہوتے ہیں وہ ہرگز ہرگز ایمان والے نہیں ہوسکتے اور جو ایمان والے نہیں ہوتے، انھیں کاٹھکانہ تو جہنم ہے۔

لہٰذا تمام اسلامی بردران و خواہران سے پر خلوص گزارش ہے کہ "شان اولیا" کا ضرور مطالعہ کریں، اور اولیاے کرام کی شان اور ان کی عظمت و عزت اور مرتبہ ومقام کو سمجھیں۔ اور ان کی شان میں بے ادبی وگستاخی کرنے سے بچیں کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ یہی آپ کی اولیا دشمنی اور ان کی تذلیل و توہین آپ کے لیے دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب نہ بن جائے۔ العیاذ باللہ۔

عزیز گرامی مفتی محمد ریاض الدین حسن تیغی قادری سلمہ مرید وخلیفہ فقیر راقم الحروف اور مہتمم وناظم اعلیٰ ادارہ ہٰذا کی عمر واقبال، عزت و وقار، علم وادب اور مجد و شرف میں بے پناہ برکتیں عطافرمائے۔ اور رسالۂ ہٰذا کو مقبول عوام وخواص اور سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

فقط العارض

فقیر محمد رحمت علی تیغی قادری مصباحی

سرپرست ونگراں مدرسہ مدینۃ الاسلام، شاہی

وسربراہ جامعہ عبداللہ بن مسعود دارالعلوم قادریہ ضیاے مصطفیٰ، کولکاتا

۲۸ / رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

۲۰ / فروری ۲۰۲۳ء، پیر

شانِ اولیا: آیات کی روشنی میں

اولیاء اللہ بے خوف و بے غم ہوں گے

اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں کو دنیا و آخرت کے غموں سے محفوظ فرما دیا ہے۔ مستقبل میں انھیں عذاب کا خوف نہ ہوگا، اور نہ وہ موت کے وقت غمگین ہوں گے۔ مستقبل میں کسی ناپسندیدہ چیز میں مبتلا ہونے کا خوف ہوگا اور نہ ماضی وحال میں کسی پسندیدہ چیز کے چھوٹنے پر غمگین ہوں گے۔ قیامت کے دن ان پر کوئی خوف اور نہ اس دن یہ غم زدہ ہوں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو دنیا میں ان چیزوں سے محفوظ فرما دیا ہے جو ان کے لیے آخرت میں خوف اور غم کا باعث بنتی ہیں چناں چہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۶۲) الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ(۶۳) لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۶۴) (پ:۱۱، یونس:۶۲)

ترجمہ: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ انھیں خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (کنزالایمان)

بَلٰى ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۱۱۲) (پ:۱، البقرہ: ۱۱۲)

ترجمہ: ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ نیکوکار ہے تو اس کا نیگ (بدلہ) اس کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔ (کنزالایمان)

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۷۴) (البقرہ:۲۷۴)

ترجمہ: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لیے ان کا نیگ (اجر) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۷۷) (البقرہ:۲۷۷)

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیگ (اجر وثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔ (کنزالایمان)

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ(۶۸)

(پ:۲۵، الزخرف:۶۸)

ترجمہ: ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۱۳) (پ:۲۶، الاحقاف:۱۳)

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف نہ ان کو غم۔ (کنزالایمان)

فائدہ: ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ ولی اللہ کے لیے سب سے پہلے ایمان اور پھر تقوی و پرہیز گاری بنیادی شرائط کی حیثیت رکھتے ہیں لہذا کوئی بد دین جیسے دیوبندی، وہابی، تبلیغی جماعت، اہل حدیث، رافضی، خارجی، قادیانی اور صلح کلی وغیرہم جیسا گمراہ اور فاسق وفاجر شخص ولی نہیں ہو سکتا۔

حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قُربِ الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول

رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائلِ قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے ربّ کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعۂ قُربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے، یہ صفت اولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، کنزالایمان، یونس: ٦٢)

اولیاءاللہ کی محبت روزِ قیامت کام آئے گی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ(۶۷) یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ(۶۸) (پ:٢٥، الزخرف: ٦٧/٦٨)

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔

فائدہ: اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سارے گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے، اس لیے کہ ان کا آپس میں خلت و محبت کا تعلق منقطع ہوجائے گا کیوں کہ وہاں ہر عذاب کے اسباب ظاہر ہوجائیں گے۔ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ مگر تقویٰ والے یعنی اولیاءاللہ ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے، کیوں کہ دنیا میں ان کی آپس کی دوستی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تھی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہو وہ کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ (تفسیر روح البیان، ج: ١٣، ص: ٢٥٦)

ایمان والوں کی آپس میں دوستی روزِ قیامت کام آئے گی لہٰذا اہلِ حق کا انبیاے کرام علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کے اولیا سے محبت اور عقیدت رکھنا انھیں ضرور فائدہ دے گا۔ بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول

اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: تونے اس کے لیے کیا تیاری کررکھی ہے؟ عرض کی اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتاہوں۔ ارشاد فرمایا: تو ان کے ساتھ ہے، جن سے تجھے محبت ہے۔ حضرت انس کہتے ہیں اسلام کے بعد مسلمانوں کو جتنی اس کلمے سے خوشی ہوئی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بخاری شریف، ج:۲، ص:۵۲۷)

متقی ہی اولیاء اللہ ہیں

خداوند قدوس اپنے برگزیدہ اور محبوب بندوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ (۳۴) (پ:۹، الانفال:۳۴)

ترجمہ: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں۔

فائدہ: اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

ولی اللہ وہ ہے جو متقی با اللہ عماسوی اللہ ہو لیکن بہت سے اولیا ایسے ہوتے ہیں جو اپنے آپ سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اس لیے ثابت ہوا بعض اولیاء اللہ اپنے آپ کو جانتے ہیں کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں لیکن اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے ولی ہونے کا علم نہیں ہوتا۔ (روح البیان، ج:۵، ص:۳۷۱)

اہل تقویٰ کے صفات ومراتب

تقویٰ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دوستوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ کیوں کہ اللہ کے اولیاء بڑے متقی اور پرہیز گار ہوتے ہیں۔ تقوی ولایت کا لازمی جزو ہے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ سے دوستی ممکن نہیں ہے۔ لہذا اللہ کے طالب صادق کے لیے تقویٰ اختیار کرنا ضروری ہے۔ تقوی ہی وہ وصف ہے جسے اپنا کر انسان اللہ کا بندہ بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کی صفت کو بیان کرتے ہوے ارشاد فرماتا ہے: هُدًى

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (پ:۱، البقرہ:۲)

یعنی اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں۔

چوں کہ قرآن مجید سے حقیقی نفع صرف متقی لوگ حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے "هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ" ارشاد ہوا۔

تقوی کا معنی و مفہوم:

تقوی کا معنی ہے نفس کو خوف کی وجہ سے بچانا۔ اور شریعت کی اصطلاح میں تقویٰ کا معنی ہے، نفس کو ہر اس کام سے بچانا جسے کرنے یا نہ کرنے سے کوئی شخص عذاب کا مستحق ہو۔ جیسے کفر و شرک، کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اپنے آپ کو بچانا۔ حرام چیزوں کو چھوڑ دینا اور فرائض کو ادا کرنا وغیرہ۔ اور بزرگان دین نے یوں بھی فرمایا ہے کہ تقوی یہ ہے کہ تیرا خدا تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا ہے۔(صراط الجنان، ج:۱، ص:٦٦)

تقویٰ کے مراتب:

علمائے کرام نے تقویٰ کے مختلف مراتب بیان کیے ہیں۔ عوام کا تقویٰ ایمان لاکر کفر سے بچنا۔ متوسطین کا احکامات کی پیروی کرنا اور ممنوعات سے رکنا ہے اور خاص لوگوں کا تقویٰ ہر ایسی چیز کو چھوڑ دینا جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے۔

تقویٰ کے اقسام:

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ تقویٰ سات قسم کا ہے: (۱) کفر سے بچنا، یہ بفضلہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حاصل ہے۔ (۲) بد مذہبی سے بچنا، یہ ہر سنی کو نصیب ہے۔ (۳) ہر کبیرہ سے بچنا۔ (۴) صغائر سے بھی بچنا۔ (۵) شبہات سے احتراز۔ (٦) شہوات سے بچنا۔ (۷) غیر کی طرف التفات سے بچنا، یہ اخص الخواص کا منصب ہے۔(خزائن العرفان، البقرہ:۲)

پہلی صفت:

" الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ "وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں یعنی متقی ان تمام چیزوں پر ایمان لاتے ہیں جو ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ اور آقا ﷺ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے: جیسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا، قیامت کا قائم ہونا، اعمال کا حساب ہونا اور جنت وجہنم وغیرہ۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "غیب قلب" یعنی دل مراد ہے۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ دل سے ایمان لاتے ہیں۔

ایمان کی تعریف:

ایمان کہتے ہیں کہ بندہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں اور کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں۔ اگرچہ باقی تمام ضروریات دین کی تصدیق کرتا ہو۔ (بہار شریعت، ج:۱، ص: ۱۷۲)

غیب کی تعریف:

غیب وہ ہے جو حواس وعقل سے بدیہی طور پر معلوم نہ ہو سکے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو کہ علم غیب ذاتی ہے اور یہی مراد ہے، آیت کریمہ وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَیۡبِ لَا یَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ (پ:۷، الانعام:۵۹)

ترجمہ: اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے۔

اور ان تمام آیات میں جن میں علم غیب کی غیر خدا سے نفی کی گئی ہے۔ اس قسم کا علم غیب یعنی ذاتی جس پر کوئی دلیل نہ ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

غیب کی دوسری قسم وہ ہے جس پر دلیل ہو۔ جیسے صانع عالم اور اس کی صفات اور ان کے متعلقات احکام وشرائع وروز آخرت اور اس کے احوال بعث، نشر، حساب، جزا وغیرہ کا علم، جس پر دلیلیں قائم ہیں جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہاں یہی مراد ہے۔ اس دوسری قسم کے غیوب جو ایمان سے تعلق رکھتے ہیں ان کا علم ویقین ہر مومن کو حاصل ہے۔ اگر نہ ہو آدمی مومن نہ ہو سکے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں انبیا اور اولیا پر غیوب کے

دروازے کھولتا ہے وہ اسی قسم کا غیب ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، البقرہ: ۳)

دوسری صفت:

وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی اور نماز قائم رکھیں۔ آیت کریمہ کے اس حصے میں متقی لوگوں کی دوسری صفت بیان کی گئی کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔ نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کے ظاہری اور باطنی حقوق ادا کرتے ہوئے نماز پڑھی جائے۔ نماز کے ظاہری حقوق یہ ہیں کہ ہمیشہ ٹھیک وقت پر پابندی کے ساتھ نماز پڑھی جائے اور نماز کے فرائض، سنتیں اور مستحبات کا خاص خیال رکھا جائے، اور تمام مفسدات و مکروہات سے بچا جائے۔ جب کہ باطنی حقوق یہ ہیں کہ آدمی دل کو غیر اللہ کے خیال سے فارغ کر کے ظاہر و باطن کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں متوجہ ہو اور بارگاہ الٰہی میں عرض و نیاز اور مناجات میں محو ہو جائے۔

تیسری صفت:

"وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ آیت کریمہ کے اس حصے میں متقی لوگوں کی تیسری صفت کا ذکر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ راہ خدا میں خرچ کرنے سے مراد یا تو زکوٰۃ ہے۔ جیسے کئی جگہوں پر نماز کے ساتھ زکوۃ ہی کا ذکر ہے۔ یا اس سے مراد تمام قسم کے صدقات ہیں جیسے غریبوں، مسکینوں، یتیموں، طلبہ، علما اور مساجد و مدارس وغیرہ کو دینا یہ سب صدقات نافلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان متقین کی صفات بیان کرنے کے بعد ان کی کامیابی اور نجات کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ یعنی وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔ یعنی جن لوگوں میں بیان کی گئی صفات پائی جاتی ہیں وہ اپنے رب کی طرف سے عطا کی گئی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ جہنم سے نجات پاکر اور جنت

میں داخل ہوکر کامل کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔(صراط الجنان،ج:١)

اہل تقویٰ کے انعامات وفضائل

اللہ تبارک وتعالیٰ متقی پرہیزگار بندوں کو انعامات کثیرہ سے نوازنے کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ان انعامات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اہل تقویٰ کو اللہ تعالیٰ اپنی دوستی سے سرفراز کرتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ (پ:٢٥،الجاثیہ:١٩)

ترجمہ: بیشک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور ڈر والوں کا دوست اللہ ۔

اہل تقویٰ کا ایک انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے ارشاد ربانی ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (۱۲۳) (پ:١١،التوبہ:١٢٣)

ترجمہ: اے ایمان والو! جہاد کرو ان کافروں سے جو تمھارے قریب ہیں اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

اہل تقویٰ بارگاہ خداوندی میں سب سے زیادہ اکرام وعزت والے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (۱۳)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔(پ:٢٥،الحجرات:٢٣)

اہل تقویٰ کے اعمال اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مقبول ہوتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (۲۷) (پ:٦ ،مائدہ:٢٧)

ترجمہ: کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔

اہل تقویٰ کو نیک انجام کی بشارت دی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ (۸۳) (پ:۲۰، قصص:۸۳)

یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

اہل تقویٰ کا ایک انعام یہ بھی ہے کہ متقی کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، چناں چہ ارشاد ہے: بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (۷۶) (پ:۳، آل عمران:۷۶)

ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری کی اور بے شک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں۔

حدیث: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پرہیزگار، استغنا والے اور گمنام بندے کو پسند کرتا ہے۔ (مسلم شریف)

نیز فرمایا: كَیْفَ یَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِیْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (۷) (پ:۱۱، توبہ:۷)

مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیوں کر ہوگا مگر وہ جن سے تمھارا معاہدہ مسجد حرام کے پاس ہوا تو جب تک وہ تمھارے لیے عہد پر قائم رہیں تم ان کے لیے قائم رہو بے شک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں۔

اہل تقویٰ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ جنت میں اپنے دیدار کی سعادت نصیب فرمائے گا جب کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ (۱۵) اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ (۱۶) (پ: ۲۷، الذاریات: ۱۵/ ۱۶)

ترجمہ: بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے نیکو کار تھے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ (۳۱)

بسنے کے باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انہیں وہاں ملے گا جو چاہیں اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو۔ (پ:۱۴، النحل: ۳۱)

مزید فرمایا گیا ہے: اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ (۴۱) وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ (۴۲) (پ: ۲۹، مرسلات: ۴۱/۴۲)

ترجمہ: بے شک ڈر والے سایوں اور چشموں میں ہیں۔ اور میووں میں سے جو ان کا جی چاہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ (۳۴) (پ:۲۹، القلم: ۳۴)

ترجمہ: بے شک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں۔

اولیاء اللہ کے لیے بقدر ضرورت علم شرط ہے

اولیاے کرام کی شان اور ان کے فضائل و انعامات کے ضمن میں ذکر ہوا کہ ولی اللہ کے لیے ایمان اور تقویٰ دونوں شرط ہیں۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ایمان کی حفاظت اور فسق و فجور سے بچنے کے لیے ولی کے پاس بقدر ضرورت علم ہونا بھی لازم و ضروری ہے۔ چوں کہ ولایت بے علم کو نہیں ملتی خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان پر علوم منکشف کر دیا ہو۔ اس لیے کہ کوئی بھی جاہل شخص اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا۔ چناں چہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ

ارشاد فرماتے ہیں: ''اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا یعنی بنانا چاہا تو پہلے اسے علم دے دیا اس کے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اس کا ثمرہ اور نتیجہ کیوں کر پا سکتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج: ۲۱، ص: ۵۳)

علامہ نابلسی حدیقہ ندیہ ج:۱، ص:۱۶۰ میں لکھتے ہیں کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”علم الباطن لا یعرف الا من عرف علم الظاھر. “ علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر جانتا ہے۔ اعلیٰ حضرت مزید فرماتے ہیں کہ حاشا نہ شریعت و طریقت دو راہیں، ہیں۔ نہ اولیاء کبھی غیر علما ہو سکتے ہیں۔

لہذا آپ دیکھیں تو یہی قرآن مقدس ہی کے سورہ نمل میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک ولی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی و وزیر حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے تخت بلقیس کو جو اَسی گز لمبا، چالیس گز چوڑا، اور تیس گز اونچا تھا اور کئی دیواروں کے اندر محفوظ تھا۔ دوری کا یہ عالم کہ اس تک پہنچنے کے لیے دو ماہ کا عرصہ درکار تھا۔ اس ولی نے آنکھ جھپکنے سے قبل حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ جس پر خوش ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام سے بے ساختہ کلمۂ تشکر نکلا ”ھذا من فضل ربی“ یہ مرے رب کے فضل سے ہے۔ اس ولی کے علم کے متعلق قرآن کہتا ہے: قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ (پ:۱۹، النمل:۴۰)

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

جب کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک میں اولیاے کرام کو اپنا حلم اور علم عطا فرماؤں گا۔

(المسند لاحمد بن حنبل، ج: ٦، ص: ۴۵)

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر شیطان قابو نہیں پا سکتا

چناں چہ ارشاد ربانی ہے: اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (۴۰) قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ (۴۱) اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (۴۲) (پ:۱۴، الحجر:۴۲/۴۱)

ترجمہ: مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے۔ بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں۔

نیز دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا (۶۵) (پ:۱۵، الاسراء:۶۵)

ترجمہ: بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے: قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (۸۲) اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (۸۳) (پ:۲۳، ص: ۸۳)

ترجمہ: بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔

فائدہ: ان آیات مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اللہ کے جو مقبول ومحبوب جنھیں ہم اولیاء اللہ کہتے ہیں ان پر شیطان لعین کا کچھ وار نہیں چلتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں شیطان کے مکروفریب سے محفوظ رکھتا ہے۔ سوائے ان بندوں کے جو گمراہ اور شیطان کے راستے پر چل کر اپنی دنیا وآخرت تباہ کرلیتے ہیں۔

انبیاء وصالحین کے تبرکات سے برکت حاصل کرنا جائز ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ

(پ:۲، البقرہ ۱۲۵)

ترجمہ: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

فرماتا ہے: وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۲۴۸)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمھارے پاس تابوت جس میں تمھارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمھارے لیے اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ:۲، البقرہ: ۲۴۸)

نیز فرماتا ہے: قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا (۲۱) (پ:۱۵، کہف:۲۱)

وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

اس آیت کے تحت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اولیاے کرام کے مزارات کے قریب ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے مسجد بنانا اور اس میں اس مقصد کے لیے نماز پڑھنا جائز امور ہیں۔

(تفسیر مظہری، ج: ۶، ص: ۲۳)

نیز فرماتا ہے: هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ (۳۸) (پ:۳، آل عمران:۳۸)

یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

نیز فرماتا ہے: اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَ اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ (۹۳) وَ لَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ

یُوْسُفَ لَوْ لَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (۹۴) قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ (۹۵) فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۹۶) (پ:۱۳، یوسف: ۹۳/۹۶)

ترجمہ: میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کُھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر (گھر والوں) کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے جدا ہوا یہاں ان کے باپ نے کہا بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سَٹھ (بہک) گیا۔ بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رفتگی (محبت) میں ہیں پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہو گئیں) کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔

☆☆☆

شان اولیا: احادیث کی روشنی میں

اولیاء اللہ کی ذات سے قدرت الٰہی کا صدور ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔ پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں ضرور اس کو دیتا ہوں۔ اور اگر وہ میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں اپنے کسی کام میں تردد نہیں فرماتا۔ جیسا کہ میں اس مومن کی جان کے بارے میں فرماتا ہوں، جس کو موت ناپسند ہے کہ اس کی ناپسندیدہ چیز مجھے بھی ناپسند ہے۔ (بخاری شریف، ج: ۲، ص: ۲۸۳)

اللہ تعالیٰ روز قیامت اولیا کے لیے نور کے منبر لگوائے گا

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہوئے اور رخ انور لوگوں کی طرف پھیر کر فرمایا: اے لوگو! (جو میں کہنے جارہاہوں) غور سے سنواور اس سے عقل حاصل کرواور (اچھی طرح) جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو کہ نہ انبیاہیں اور نہ ہی شہدا لیکن انبیااور شہدا بھی ان کے قرب الٰہی کی بدولت ان پر رشک کرتے ہیں اتنے میں دیہاتیوں میں

سے ایک منفرد قسم کا شخص آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا جیسے کوئی چیز پوچھنا چاہتا ہے اس نے عرض کیا: اے نبی اللہ! لوگوں میں سے بعض لوگ جو نہ تو انبیاعلیہم السلام ہیں اور نہ ہی شہدا لیکن انبیا اور شہدا ان کے قرب الٰہی کی بدولت ان پر رشک کریں گے یا رسول اللہ ﷺ برائے کرم ان کا حلیہ تو بیان فرمایئے (تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں) اعرابی کا سوال سن کر حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک اٹھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ مختلف گروہوں اور مختلف قبائل سے ہوں گے جن کے درمیان بہ ظاہر قریبی صلہ رحمی بھی نہیں ہوگی لیکن وہ اللہ تعالیٰ خاطر باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور خیر خواہی کرنے والے ہوں گے۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے ممبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا اور ان کے چہرے اور ان کے کپڑے بھی نورانی بنادے گا قیامت کے روز لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور یہ وہی اولیا اللہ جن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ پریشان ہوتے ہیں۔

(اخرجہ النساء فی السنن الکبریٰ ۳۶۲/۶)

اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیا کے دشمنوں سے اعلان جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

(بخاری شریف ج: ۲،ص: ۹۶۳)

اللہ کے نیک بندے حاجت روائی فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں حاجت روائی خلق کے لیے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں۔ (جامع الاحادیث، ج:۴، ص: ۶۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کا مرجع حاجات بنا دیتا ہے۔ (کنزالعمال ج: ۶، ص: ۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے۔ (ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاے کرام سے محبت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں۔ لہذا تم بھی اس محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ لہذا تم بھی اس سے محبت کرو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری شریف، ج: ۲، ص: ۲۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے: میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان میں اعلان کرتے ہیں۔ پھر اہل زمین میں اس کی محبت اترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اسی بارے میں ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (۹۶)﴾ (سورہ مریم)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو رحمٰن ان کے لیے (لوگوں کے

دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا) اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی کو ناپسند کرتا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر زمین میں اس کے لیے نفرت اترتی ہے۔

(ترمذی شریف، سورہ مریم، ج:۲، ص: ۴۵۶)

بارگاہ الٰہی میں اولیاے کرام کا مقام ومرتبہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں جو گروہ (اولیا) سب سے پہلے داخل ہوگا۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے۔ انھیں تھوکنے، ناک صاف کرنے اور قضائے حاجت کی ضرورت بھی پیش نہ آئے گی۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھے سونے چاندی کے۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی۔ وہ ایسی حسین ہوں گی کہ ان کے گوشت کا مغز، ان کی پنڈلیوں کے آرپار سے نظر آئے گا۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل متحد ہوں گے وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔

(بخاری شریف مترجم، کتاب بدءالخلق، ج:۲، ص: ۲۵۰)

مومن صالح (ولی) اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی باطنی فراست سے ڈرو کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(ترمذی تفسیر سورہ الحجر، ج: ۲، ص: ۱۴)

مثال: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر

مقام نہاوند کی طرف بھیجا اور ان پر ایک شخص کو امیر بنایا جنھیں ساریہ کہا جاتا تھا تو جب کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مسجد نبوی شریف میں جمعہ کا) خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک چلاکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یا سارية الجبل اے ساریہ پہاڑ کو لو۔ پھر لشکر سے ایک قاصد آیا تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! ہم کو ہمارا دشمن ملا۔ تو انھوں نے ہمیں بھگا دیا تو کوئی چلاکر بولا: اے ساریہ پہاڑ کو لو ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف لگالیں، تب انھیں اللہ تعالیٰ نے بھگا دیا۔ (مشکوٰہ شریف، ص: ۵۴۶/کنز العمال، ج: ۱۲، ص: ۲۵۶)

یہ لشکر مقام نہاوند میں تھا جو جنوبی ہمدان کے پہاڑوں کے پاس ایک مشہور بستی ہے اور ہمدان ملک فارس میں ہے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہاوند کے مقام پر مدینہ منورہ سے چودہ سو (۱۴۰۰) میل کی مسافت سے حضرت ساریہ اور ان کے لشکر کو پکار بھی رہے ہیں اور پکار کر مدد بھی کر رہے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ مدینہ شریف سے ہی لشکر کو دیکھ بھی رہے ہیں۔ کہنے والوں نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ ع

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

جب کہ قرآن کریم میں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی حضرت آصف ابن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملکہ بلقیس کے تخت کو آن کی آن میں لانے کا واقعہ بھی اس بات کی تائید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی نگاہ میں کوئی چیز روکاوٹ نہیں ہوسکتی، وہ اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں، جیساکہ فرمایا: اتقو افراسة المومن فانه ينظر بنور الله.

ترجمہ: مومن کی فراست سے ڈرو، بے شک وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

اولیاء اللہ قیامت کے روز شفاعت فرمائیں گے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی طویل حدیث پاک میں ہے کہ حضور نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو مومن نجات پاکر، جنت میں چلے جائیں گے، وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو جو جہنم میں پڑے ہوں گے، جہنم سے چھڑانے کے لیے (بطور ناز) اللہ تعالیٰ سے ایسی تکرار کریں گے، جیسی تکرار کوئی شخص اپنا حق مانگنے کے لیے بھی نہیں کرتا۔

وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا جن لوگوں کو تم پہچانتے ہوں، انھیں دوزخ سے نکال لو۔ پس ان لوگوں کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں گی۔ پھر جنتی مسلمان کثیر تعداد میں ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے، جن میں سے بعض کو نصف پنڈلیوں تک اور بعض کو گھٹنوں تک، دوزخ کی آگ نے جلا ڈالا تھا۔

وہ پھر عرض کریں گے: اے اللہ! اب ان لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچا، جنھیں جہنم سے نکال لانے کا تو نے حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی نیکی ہے، اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ وہ پھر کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے جہنم سے نکالنے کا حکم دیا تھا، ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ! جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی نیکی ہو اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ وہ پھر جائیں گے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا، ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔

اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: جس شخص کے دل میں تمھیں ایک ذرہ برابر بھی نیکی ملے اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ! وہ جائیں گے اور جہنم سے بڑی تعداد میں خلق خدا کو نکال لائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے اللہ! اب دوزخ میں نیکی کا ایک ذرہ بھی نہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بیان کردہ حدیث کی تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھو: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا (۴۰)

ترجمہ: اللہ ایک ذرّہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔ (مسلم شریف، کتاب الایمان، باب معرفۃ طریق الرویۃ، ج: ۱، ص: ۱۹۵)

اولیاء اللہ کو وسیلہ بنانا جائز ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا، اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں، بس ہم پر بارش برسا۔ فرمایا: تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔

(بخاری شریف، کتاب الاستسقاء، ج:۱، ص:۳۴۲)

اولیاء اللہ شعائر اللہ ہیں ان کی زیارت باعث یادِ الٰہی ہے

حضرت اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمھیں تم میں سے سب سے بہترین لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انھیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔

(ابن ماجہ شریف، کتاب الزہد، ج: ۲، ص: ۵۴۳)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جنھیں دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آجائے، وہ اولیاء اللہ ہیں۔ (اخرجہ النسائی فی سنن الکبری ۳۶۲/۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقینا بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں، انھیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آجاتا ہے۔
(المعجم الکبیر، ج: ۱۰، ص: ۲۰۵)

کرامات اولیاء اللہ حق ہیں

اولیاء اللہ کے تصرفات وکرامات کے مسئلہ پر اہل حق کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ علمائے سلف وخلف کا اس بارے میں متفقہ عقیدہ رہا ہے کہ کرامۃ الاولیاء حق اولیاء اللہ کی کرامت ایک حقیقت ہے، چناں چہ کرامت کی حقانیت کے ثبوت سے متعلق چند دلائل پیش ہیں:

قرآن کریم سورہ آل عمران کی آیت: ۳۷ رمیں موجود ہے کہ ضرورت کے وقت کھانا پانی کا حضرت مریم علیہا السلام کے سامنے حاضر ہونا جب کہ حضرت زکریا علیہ السلام بی بی مریم کے پاس محراب میں داخل ہوتے۔ تو حضرت مریم کے پاس روزی یعنی بے موسم کے پھل پاتے، آپ ان سے پوچھتے: اے مریم! تیرے پاس یہ سب کہاں سے آیا؟ تو بی بی فرماتیں: "قالت ھو من عنداللہ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے۔

قرآن کریم ہی کی سورہ نمل میں ہے کہ حضرت آصف ابن برخیار نے پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس حاضر کر دیا۔ اسی طرح سورہ مریم آیت ۲۵ میں ہے: حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت کے قبل دردزہ کے وقت بی بی مریم کے پاس، جس وقت شہر سے دور بیت اللحم کے جنگل میں کھجور کے ایک خشک درخت کے پاس بیٹھی تھیں، تو اللہ کا حکم ہوا: وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۲۵) فَكُلِيْ وَ اشْرَبِيْ وَ قَرِّيْ

عَیْنًا یعنی اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا، تجھ پر تازہ پکی کھجوریں گریں گی۔ تو کھا اور پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر۔ اسی طرح سورہ کہف میں اصحاب کہف کا سال بسال تک سوئے رہنا اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے غار کی چوکھٹ پر رہا یہ سب کچھ خداداد کرامتیں ہی تو تھیں۔

حدیث: امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریائے نیل کو اپنے رقعہ سے جاری فرمایا، جو اس وقت پانی سے لبریز نہیں ہوتا تھا جب تک اس میں نوجوان لڑکی کو نہ پھینکا جاتا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے حکم دیا کہ "اگر تو اپنی مرضی سے چلتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری فرمائے" چناں چہ جب آپ کا رقعہ جس پر یہ الفاظ درج تھے دریا میں ڈالا گیا تو وہ فوراً طغیانی پر آ گیا اور لبالب بھر گیا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج:۱، ص: ۴۱۵)

حدیث: حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک طویل واقعہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اہل صفہ) صحابۂ کرام کی دعوت کی۔ آپ نے خود بھی کھانا کھایا اور دوسروں نے بھی۔ ہر لقمہ اٹھانے کے بعد کھانا پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا، پس شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اس سے بھی زیادہ باقی رہ گیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنی بیوی سے جو بنی فراس کے قبیلہ سے تھیں) فرمایا: اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے انھوں نے عرض کیا میری آنکھوں کی ٹھنڈک آپ سے ہے۔ اب تو یہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے چناں چہ ان سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی خوب کھایا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھی روانہ کیا اور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس میں سے تناول فرمایا۔

(بخاری شریف، باب مواقیت الصلوٰۃ، ج: ۱، ص: ۲۶-۳۲۵)

نظام کائنات اقطاب وابدال کے ذمے ہیں

حضرت شریح بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں اہل شام کا ذکر کیا گیا، جب کہ وہ عراق میں (مقیم) تھے تو اہل عراق نے کہا: اے

امیر المومنین! ان کو برا بھلا کہیے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، جب ایک ان میں سے انتقال ہوتا ہے تو، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے (اور یہی وہ لوگ ہیں) جن کے ذریعے بادل برستے ہیں اور جن کے توسل سے، دشمنوں پر فتح ونصرت طلب کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کے ذریعے عذاب کو ٹالا جاتا ہے۔ (کنزالعمال، ج:۱۲ ،ص: ۱۸۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے لیے خلق میں تین سو اولیا ہیں کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں اور چالیس کے دل قلب موسیٰ پر اور سات کے دل قلب ابراہیم پر اور پانچ کے دل قلب جبرئیل پر اور تین کے دل قلب میکائیل پر اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے جب ایک فوت ہوتا ہے تو تین میں سے کوئی اس کا قائم مقام ہوتا ہے اور جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اس کا بدل کیا جاتا ہے اور پانچ والے کا عرض سات سے ہے اور سات کا چالیس سے اور چالیس کا تین سو سے اور تین سو کا عام مسلمین سے کیا جاتا ہے۔ انھیں کے ذریعہ سے کسی کو مارتا اور زندہ کرتا ہے بارش برساتا اور سبزہ اگاتا ہے اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کس طرح ان کے ذریعے مارتا اور زندہ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے امتوں کی کثرت کی دعا مانگتے ہیں تو وہ کثیر ہوجاتی ہیں (یہ ان کے ذریعے زندہ کرنا ہے) وہ ظالم اور جابر لوگوں کے لیے بدعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ ہلاک ہوجاتے ہیں (یہ ان کے ذریعے مارنا ہے)۔ وہ بارش کی دعا مانگتے ہیں، تو ان پر بارش برسائی جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو زمین میں ان کے لیے غلہ اگاتی ہے اور وہ دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جملہ بلاؤں اور آزمائشوں کو دور فرمادیتا ہے۔ (کنزالعمال، ج: ۱۲، ص: ۱۹۴ / حلیۃ الاولیا، ج: ۱، ص: ۹)

اولیاے کرام کی قسمیں

ہر زمانے میں اللہ کے ولی ہوئے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ہوتے رہیں گے حضرت سیدنا امام ابو یوسف بن اسمعیل نبہانی علیہ الرحمۃ نے اپنی مایہ ناز تصنیف جامع کرامات الاولیاء میں حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب الفتوحات المکیہ سے اقسام اولیا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ یہاں ان میں سے بعض کو مختصر بیان کیا جاتا ہے:

۱- اقطاب:

یہ قطب کی جمع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے عظیم الشان ولی کو کہتے ہیں، جو ایک زمانہ اور ایک وقت میں ایک ہی ہوتا ہے۔ اسے غوث بھی کہتے ہیں۔ قطب خدا کا مقرب اور اپنے دور کے سارے اولیا کا سردار ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض کو باطنی خلافت کے ساتھ حکم ظاہر اور ظاہری خلافت بھی ملتی ہے، جیسے چاروں خلفاے راشدین سید امام حسن، سیدنا امیر معاویہ، سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بعض کو باطنی خلافت ملتی ہے جیسے سیدنا ابو یزید بسطامی وغیرہ۔ قطب کا صفاتی نام عبد اللہ ہے۔

۲-ائمہ:

یہ ہر دور میں صرف دو ائمہ ہوتے ہیں، ایک کا صفاتی نام عبد الرب اور دوسرے کا نام عبد الملک ہوتا ہے یہ دونوں قطب کے وزیر ہوتے ہیں اور یہی اس کے انتقال کے بعد اس کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ ایک عالم ملکوت اور دوسرا عالم ملک تک محدود رہتا ہے۔

۳-اوتاد:

یہ ہر دور میں صرف چار ہی ہوتے ہیں ان چاروں کے ذریعے مشرق مغرب شمالی اور جنوب کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے۔ ان میں ہر ایک کی ولایت ایک جہت میں ہوتی ہے۔ ان کے صفاتی نام یہ ہیں: عبد الحی، عبد القادر اور عبد المرید

۴-ابدال:

یہ ہر دور میں سات ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ سات زمینوں کی حفاظت

فرماتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک زمین ہوتی ہے جہاں اس کی ولایت ہوتی ہے۔ یہ ساتوں ان سات انبیاے کرام کے نقش قدم پر ہوتے ہیں: حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام، حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام، حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام، حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام۔

۵-نقبا:

یہ ہر دور میں بارہ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر نقیب آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک ایک برج کی خاصیتوں کا عالم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نقبا کو آسمانی احکام کے علوم سے نوازتا ہے۔ نفس میں چھپی چیزوں اور آفات کا علم رکھتے ہیں اور اس کے مکروفریب کو نکالنے پر قادر ہوتے ہیں۔ شیطان ان سے چھپ نہیں سکتا۔ یہ اس کے ان پوشیدہ معاملات کو بھی جانتے ہیں، جن کو شیطان خود نہیں جانتا ہے، ان کی یہ شان من جانب اللہ ہے کہ کسی شخص کے زمین پر لگے پاوں کے نقش ہی کو دیکھ کر انہیں اس کے شقی (بدبخت) اور سعید (خوش بخت) ہونے کا علم ہوجاتا ہے۔

۶-نجبا:

ہر دور میں آٹھ سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے۔ ان حضرات کے احوال سے ہی قبولیت کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ حال کا ان پر غلبہ ہوتا ہے، جس کو صرف وہ اولیاے عظام پہچان سکتے ہیں جو مرتبہ میں ان سے اوپر ہوتے ہیں۔

۷-رجبی:

یہ ہر دور میں چالیس ہوتے ہیں۔ جن کا حال خداوند قدوس کی عظمت کے ساتھ قائم ہے انہیں رجبی اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا حال صرف ماہ رجب کی پہلی تاریخ سے۔ آخری تاریخ تک طاری ہوتا ہے یہ مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔

۸-قلب آدم علیہ السلام کے مطابق

یہ ہر زمانے میں تین سو ہوتے ہیں ان کے بارے میں فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ میری امت میں ہمیشہ چالیس آدمی قلب آدم پر ہیں اس فرمان کا معنی یہ ہے کہ معارف الٰہیہ میں غور وفکر کرنے میں ان کے دل ان کے دل کی طرح ہیں چوں کہ علوم الٰہیہ دل پر وارد ہوتے ہیں، تو جس طرح یہ علوم و معارف اکابر کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں، اسی طرح ان حضرات کے دلوں پر وارد ہوتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کو تین سو اخلاق خداوندی عطا ہوتے ہیں۔ اگر کسی بندے کو ان میں سے صرف ایک خلق مل جائے تو وہ سعادت یافتہ ہو جاتا ہے۔

۹-قلب نوح علیہ السلام کے مطابق:

یہ ہر دور میں چالیس ہوتے ہیں ان کے بارے میں بھی میرے آقا ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت میں چالیس آدمی ہمیشہ قلب نوح علیہ السلام پر ہوں گے۔ ان کا مقام غیرت دینیہ کا مقام ہے، جس تک رسائی حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے ان چالیس میں جو کمالات جدا جدا پائے جاتے ہیں وہ تمام کے تمام حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی ذات مقدسہ میں ایک ساتھ موجود ہیں۔

۱۰- قلب ابراہیم علیہ السلام کے مطابق:

یہ ہر زمانے میں سات افراد ہوتے ہیں ان کا مقام ہر طرح کے شکوک و شبہات سے سلامتی والا مقام ہے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا ہی میں ان کے سینوں سے کینہ کو دور کر دیا ہے اور یہ درست علم والے ہوتے ہیں یہ ہستیاں لوگوں کے خیر ہی پر نظر رکھتی ہیں۔

۱۱-قلب جبرئیل علیہ السلام کے مطابق:

ان کی تعداد ہر دور میں پانچ ہوتی ہے جس کا ذکر حدیث پاک میں آیا ہے یہ اس طریق ولایت کے بادشاہ ہوتے ہیں حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام ان حضرات کی پردۂ غیب سے مدد کرتے ہیں اور اس قسم سے تعلق رکھنے والے اولیائے کرام روز محشر حضرت سیدنا جبرئیل

علیہ السلام کے ساتھ ہوں گے۔

۱۲-قلب میکائیل علیہ السلام کے مطابق:

یہ ہر زمانہ میں تین ہی ہوتے ہیں ان میں کمی بیشی نہیں ہوتی یہ حضرات خیر و رحمت اور نرمی کا مرکز ہوتے ہیں ان میں مسکراہٹ نرمی اور انتہائی شفقت ہوتی ہے اور یہ انھی چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو باعث شفقت ہوں۔

۱۳-قلب اسرافیل علیہ السلام کے مطابق:

یہ ہر دور میں ایک ہی ہوتے ہیں امر و نہی پر ان کا تسلط ہوتا ہے اور اس کے بارے میں حدیث شریف میں منقول ہے کہ اسے علم اسرافیل علیہ السلام سے حصہ عطا ہوتا ہے

۱۴- رجال الغیب:

یہ دس اولیائے کرام ہوتے ہیں یہ اہل خشوع ہیں اور رحمانی تجلی کے ہمہ وقت غلبہ کے سبب صرف سرگوشی میں گفتگو کرتے ہیں اگر کسی کو بلند آواز سے بولتا سن لیں تو حیرت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۵-مظہر قوت خداوندی:

یہ ہر دور میں صرف آٹھ حضرات ہوتے ہیں قرآن مجید میں ان کی علامت اشداء علی الکفار (یعنی کافروں پر سخت ہیں) بیان کی گئی ہے راہ خدا میں ملامت کرنے والے کی کسی ملامت کو کوئی حیثیت نہیں دیتے انہیں رجال القہر بھی کہا جاتا ہے۔ انہیں بڑی فعّال ہمتیں عطا کی جاتی ہیں اور اسی علامت سے ان کو پہچانا جاتا ہے۔

(جامع کرامات الاولیاء، مقدمہ الکتاب، ج: ۱، ص: ۶۹/۷۴)

ان کے علاوہ اور بھی اولیا کی قسمیں ہیں جنھیں طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہاں صرف حصول برکت کے لیے چند اقسام کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نیکوں کے فیوض و برکات سے خوب مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ ❋❋❋

یعنی اے رب نبی و اولیا امداد کن

کلام اعلیٰ حضرت امام عشق محبت

یا الٰہی ذیل ایں شیراں گرفتم بندہ را
از سگان شاں شمارد دائما امداد کن
بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست
زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن
مظہر عون اند وایں جا مغز حرفی بیش نیست
یعنی اے رب نبی و اولیا امداد کن
نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست
یا الٰہ الحق الیك المنتهیٰ امداد کن

پیش کش

حافظ محمد صلاح الدین تیغی قادری
ساکن بشرام پور، امام گنج، ضلع گیا، بہار

دارالعلوم مدینۃ الاسلام شاہی، مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا ترجمان ہے

از-شہزادۂ شیر بہار حضرت علامہ مفتی احسن رضا رضوی قادری دام ظلہ العالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

آج مورخہ ۲/ شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ/ ۲۲/ فروری ۲۰۲۳ء بروز چہار شنبہ، حضرت حافظ و قاری مولانا معراج القادری برکاتی، خطیب و امام نئی بستی، شیب پور، ہوڑہ، والدہ ماجدہ کے انتقال پر ملال میں آنے کا موقع ملا۔ فقیر جیسے ہی شاہی گاؤں میں داخل ہوا، دارالعلوم مدینۃ الاسلام، کی عمارت، حضرت علامہ مفتی محمد ریاض الدین مجاہدی اور حضرت حافظ و قاری ابوالخیر کی صورت، طلبا کی کثرت، دارالعلوم کے صدر سکریٹری و جملہ اراکین و معاونین کی خلوص نیت کو دیکھ کر، بے حد خوشی ہوئی۔ مدرسین، طلبا اور اراکین کو بے حد مہربان پایا، یقیناً یہ سب قائد اہل سنت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ اور اطراف کے بزرگان دین کا صدقہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس دارالعلوم کو دن بدن ترقی پر گامزن رکھے اور حاسدوں کے حسد اور ظالموں کے ظلم، شریروں کے شر سے بچائے۔

میں عوام اہل سنت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس دارالعلوم کو زیادہ سے زیادہ رقم عطا فرما کر اس کی مدد کریں تاکہ یہ ادارہ بدمذہبیت کے یلغار سے محفوظ و مامون رہے۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب، قاری صاحب، جملہ مدرسین، اراکین و معاونین کو زیادہ سے زیادہ مذہب اہل سنت، مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین

مفتی محمد ریاض الدین حسن مجاہدی کی کتاب "شان اولیا" چند جگہوں سے پڑھا، خوب سے خوب تر پایا۔ اس سے پہلے بھی ان کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تصانیف کو قبول فرمائے اور عوام و خواص میں شرف مقبولیت عطا فرمائے، آمین۔ **فقط**

محمد احسن رضوی بن شیر بہار مفتی محمد اسلم رضوی

خادم جامعہ قادریہ مقصود پور، اورائی، مظفر پور (بہار)

ایک نظر ادھر بھی

الحمد للہ دار العلوم مدینۃ الاسلام شاہی ہنٹر گنج چترا جھارکھنڈ (ملحقہ جامعہ عبد اللہ بن مسعود پنچو گرام کولکاتا) اہلسنت و جماعت کا قدیم دینی ادارہ ہے جو برسوں سے مذہب و مسلک کی خدمت انجام دے رہا ہے جہاں بیرونی ومقامی طالبان علوم نبویہ شب و روز باصلاحیت اساتذہ کرام کے زیر سایہ تحصیل علم میں مصروف ہیں جن کا قیام وطعام کا ادارہ کفیل ہے پیرو مرشد و استاذی حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد رحمت علی تیغی قادری مصباحی صاحب قبلہ کی سربراہی اور شاہی بستی کے باوقار علماء وحفاظ کی حمیت ونصرت اور اراکین وممبران کے زیر نگرانی بحسن و خوبی اپنے تمام شعبہ جات کے ساتھ تعلیمی و تعمیری اعتبار سے ترقی کی شاہراہ پر ہے۔

شعبہ جات

(۱) درجہ اطفال (۲) حفظ مع تجوید (۳) اعدادیہ تا ثانیہ (۴) انگریزی ا تا ۵ کلاس (۵) امام احمد رضا لائبریری (۶) تربیت امامت (۷) تربیت دعوت وتبلیغ (۸) مجلس رئیس القلم برائے تصنیف وتالیف۔

اپیل

لہذا اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ باب تاج الشریعہ کا قیام میں حصہ لے کر ادارہ کو زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین اجر عطا فرمائے گا۔ آمین

العارض: محمد ریاض الدین حسن تیغی قادری مسعودی مجاہدی
خادم دار العلوم ہذا موبائل نمبر: 7079814183

Published By
MAJLIS-E-AS'HAB-E-QALAM
Noori Masjid, 7/1B, Tiljala Road,
Kolkata- 700046
Mobile: 7003992205, 9433295643